کلمات مکنونہ

بہائی ہال برنس ریکارڈر روڈ کراچی

کتاب کا نام:	کلمات مکنونہ
اشاعت:	نظر ثانی شدہ ترجمہ پہلا ایڈیشن ۲۰۰۲ء
	دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۳ء
	تیسرا ایڈیشن ۲۰۱۵ء
ناشر:	بہائی پبلشنگ ٹرسٹ پاکستان
تعداد:	۱۰۰۰
ریویو:	ریویو کمیٹی، پاکستان
بتصویب:	محفل مقدس روحانی ملی بہائیان پاکستان

کلمات مکنونہ

عربی سے اردو ترجمہ

ھو البھی الابھیٰ

یہ کلمات بارگاہِ عزت سے زبانِ قُدرت وقوت کے ذریعے گزشتہ پیغمبروں پر نازل کئے گئے تھے۔ ہم نے راست بازوں پر فضل کر کے ان کے جواہر نکالے اوران کو اختصار کا جامہ پہنایا تا کہ وہ لوگ خدا سے کئے ہوئے عہد کو پورا کریں اور اُس خدائی امانت کو ادا کریں جو اُن کے اندر ودیعت رکھی گئی ہے اور وہ رُوح کی سرزمین میں جو ہر تقویٰ کے ذریعے کامیاب ہوجائیں۔

اے فرزند روح!

میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ تو ایک خالص، نیک اور روشن دل کا مالک بن تا کہ تو ایک دائمی، ازلی اور ابدی سلطنت کا مالک بن جائے۔

اے فرزند روح!

انصاف مجھے سب چیزوں سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر تو مجھے چاہتا ہے تو اس سے منہ نہ پھیر اور غافل نہ ہو، تا کہ تو میرا امین بن سکے۔ اور انصاف کی مدد سے تو اپنی آنکھ سے دیکھے گا نہ کہ دوسروں کی آنکھ سے اور اپنے علم کے ذریعے سے جانے گا نہ کہ اپنے ہمسایہ کے علم سے۔ اس پر اپنے دل میں غور کر کہ تجھے کیا کرنا چاہیئے؟ بے شک انصاف تیرے لئے میرا تحفہ اور پُر محبت مہربانی کا نشان ہے۔ اسے اپنی نظر کے سامنے رکھ۔

اے فرزند انسان!

اپنی قدیم ذات اور روح کی ازلی ابدیت میں مستور رہتے ہوئے میں تیرے لئے اپنی محبت سے آگاہ تھا لہذا میں نے تجھے خلق کیا، تجھ پر اپنا عکس نقش کیا اور تجھ پر اپنا جمال ظاہر کیا۔

اے فرزند انسان!

مجھے تیری تخلیق پسند آئی لہذا میں نے تجھے خلق کیا، پس تو مجھ سے محبت کرتا کہ میں تیرے نام کا ذکر کروں اور تیری روح کو جوہر حیات سے بھر دوں۔

اے فرزند ہستی!

تو مجھ سے محبت کرتا کہ میں تجھ سے محبت کر سکوں۔ اگر تو مجھ سے محبت نہ کرے گا تو میری محبت تجھ تک ہرگز نہ پہنچ سکے گی۔ اے بندے اسے خوب سمجھ لے۔

اے فرزند ہستی!

تیرا گلشن میری محبت اور میرا قرب تیری جنّت ہے۔ اس میں داخل ہو جا۔ دیر نہ کر۔ تیرے لئے ہماری ملکوت اعلی اور نورانی بارگاہ میں یہی مقرر کیا گیا ہے۔

اے فرزند بشر!

اگر تو مجھے چاہتا ہے تو خود کو بھول جا۔ اگر تو میری رضا چاہتا ہے تو اپنی رضا چھوڑ دے۔ تا کہ تو مجھ میں فنا ہو جائے اور میں ہمیشہ تجھ میں باقی رہوں۔

اے فرزند روح!

تیرے لئے راحت اسی میں مقدّر ہے کہ تو اپنے آپ سے منہ پھیر کر میری طرف متوجہ ہو جائے۔ تجھے میرے نام پر افتخار کرنا چاہیئے نہ کہ اپنے نام پر۔ تیرا بھروسہ میری ذات پر ہونا چاہیئے نہ کہ اپنی ذات پر۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ سب چیزوں سے زیادہ میں ہی محبوب رہوں۔

اے فرزند ہستی!

میری محبت میرا قلعہ ہے۔ جو اس میں آتا ہے، حفظ وامان پاتا ہے اور جو کوئی اس سے منہ پھیر لیتا ہے بھٹک کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

اے فرزند بیان!

تو میرا مضبوط قلعہ ہے اس میں داخل ہو جا، تا کہ محفوظ رہ سکے۔ میری محبت تیرے اندر ہے اسے پہچان تا کہ تو مجھے اپنے قریب پائے۔

اے فرزند وجود!

تو میرا چراغ ہے اور میری روشنی تیرے اندر ہے۔ تو اس سے روشن ہو۔ میرے سوا کسی کی طلب نہ کر کیونکہ میں نے تجھے غنی بنایا ہے اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کر دی ہے۔

اے فرزند ہستی!

میں نے قوت کے ہاتھوں سے تجھے بنایا اور قدرت کی انگلیوں سے تجھے پیدا کیا اور اپنا جوہرِ نُور تیرے اندر رکھا۔ تو صرف اسی پر قناعت کر اور ہر چیز سے بے نیاز ہو جا۔ کیونکہ میری صنعت کامل اور میرا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے۔ اس پر یقین رکھ اور شبہ نہ کر۔

اے فرزند روح!

میں نے تجھے غنی بنایا ہے محتاج کیوں بنتا ہے۔ میں نے تجھے معزّز بنایا ہے، خود کو ذلیل کیوں کرتا ہے۔ میں نے تجھے اپنے جوہر علم کا مظہر بنایا ہے۔ میرے سوا اوروں سے کیوں علم طلب کرتا ہے؟ میں نے تجھے اپنی محبت کی مٹی سے گوندھا ہے، میرے ماسوا سے کیوں دل لگاتا ہے۔ تو اپنے نفس پر غور کر، تو مجھے اپنے اندر موجود قادر مقتدر اور قیّوم پائے گا۔

اے فرزند انسان!

تو میرا مُلک ہے اور میرا مُلک کبھی فنا نہیں ہوتا۔ پھر تجھے اپنی فنا کا خوف کیوں ہے؟ تو میری روشنی ہے اور میری روشنی کبھی نہیں بجھ سکتی۔ پھر تجھے اپنے بجھنے کا خوف کیوں ہے؟ تو میرا نور ہے اور میرا نور ہرگز کم نہیں ہوسکتا۔ تو میری قمیص ہے اور میری قمیص پرانی نہیں ہوتی۔ تو میری محبت پر یقین رکھ تا کہ افق اعلیٰ میں تو مجھے پا سکے۔

اے فرزند بیان!

تو ماسوا سے منہ پھیر کر میری طرف متوجہ ہو جا کیونکہ میری قدرت لازوال ہے اور کبھی نہ مٹنے والی ہے۔ میری سلطنت دائمی اور اٹل ہے کبھی نہ بدلے گی۔ اور اگر تو میرے سوا کسی اور کا طلب گار رہا تو اسے پورے عالم میں کبھی ڈھونڈ نہ پائے گا۔

اے فرزند نور!

میرے سوا سب کو بھول جا اور میری روح سے راز و نیاز کر۔ یہ میرے حکم کا لُب لباب ہے، اسی طرف توجہ کر۔

اے فرزند انسان!

سب کو چھوڑ کر مجھے ہی اپنے لئے کافی سمجھ اور میرے سوا کسی سے مدد نہ مانگ، کیونکہ میں ہی تیرے لئے کافی ہوں۔

اے فرزند روح!

ہم سے وہ چیز نہ مانگ جو ہم نے تیرے لئے پسند نہیں کی۔ پھر جو کچھ ہم نے تیرے لئے مقدّر کیا ہے اُسی پر راضی رہ کہ تیرے لئے یہی فائدہ مند ہے، اگر تو اس پر قناعت کرے۔

اے فرزند منظر اعلیٰ!

میں نے تجھ میں اپنی روح ودیعت کی ہے تا کہ تو مجھ سے محبت کرے۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور میرے سوا کسی اور محبوب کا طلب گار رہا؟

اے فرزند روح!

تجھ پر میرا بہت زیادہ حق ہے، بھلایا نہیں جا سکتا۔ تجھ پر میرا فضل عظیم ہے چھپایا نہیں جا سکتا۔ میری محبت تیرے دل میں بس گئی ہے، اس پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ میری روشنی تجھ پر آشکار ہے۔ چھپ نہیں سکتی۔

اے فرزند بشر!

میں نے تیرے لئے شجر ابہیٰ پر پاکیزہ پھل مقرّر کئے ہیں۔ تو ان سے منہ پھیر کر ادنیٰ چیز پر کیوں راضی ہو بیٹھا ہے؟ تو اسی چیز کی طرف توجہ کر، جو افقِ اعلیٰ میں تیرے لئے بہتر ہو!

اے فرزند روح!

میں نے تجھے بلند مرتبہ خلق کیا تھا، تو نے اپنے آپ کو پست کیوں کر لیا۔ اب تو اس بلندی کو حاصل کر جس کے لئے تجھے پیدا کیا گیا تھا۔

اے ظُلمت کے فرزند!

میں تجھے بقا کی طرف بلاتا ہوں لیکن تو فنا کا طالب ہے۔ کس چیز نے تجھے ہماری رضا سے منہ پھیر کر اپنی مرضی کی طرف متوجہ کر لیا ہے۔

اے فرزند انسان!

اپنی حد سے آگے نہ بڑھ اور جو بات تیرے لائق نہیں اُس کا دعویٰ نہ کر۔ تو قدرت اور اقتدار کے مالک جمال الٰہی کے سامنے سر بسجود ہو جا۔

اے فرزند روح!

مسکین پر اپنی بڑائی نہ جتا۔ کیونکہ میں اس کی رہنمائی کرتا ہوں اور تیری افسوسناک حالت دیکھتا ہوں اور تجھ پر ہمیشہ لعنت بھیجتا ہوں۔

اے فرزند ہستی!

تو کیوں اپنے عیب بھول گیا اور میرے بندوں کے عیب نکالنے میں مصروف ہو گیا ہے؟ جو شخص ایسا کرتا ہے اس پر میں لعنت بھیجتا ہوں۔

اے فرزندِ انسان!

جب تک تو خود گنہگار ہے کسی کے گناہ کا ذکر نہ کر۔ اگر تو نے اِس حکم کی خلاف ورزی کی تو، تو ملعون ہے اور میں اس کا گواہ ہوں۔

اے فرزند روح!

تو یہ بات یقین سے جان لے کہ جو شخص لوگوں کو اچھے عمل کا حکم دیتا ہے مگر خود بُرے کام کرتا ہے، تو خواہ وہ میرے نام سے منسوب کیوں نہ ہو، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اے فرزند ہستی!

جو بات تو اپنے لئے پسند نہیں کرتا، وہ کسی کے لئے پسند نہ کر اور جس چیز پر تو خود عمل نہیں کرتا دوسروں کو عمل کی تلقین نہ کر تیرے لئے یہ میرا حکم ہے اس پر عمل کر۔

اے فرزند انسان!

میرے بندے کو جب وہ تجھ سے کچھ مانگے محروم نہ کر۔ کیونکہ اس کا چہرہ میرا چہرہ ہے پس مجھ سے شرم کر۔

اے فرزند ہستی!

قبل اس کے کہ تیرا حساب لیا جائے ہر روز اپنے نفس کا حساب کر لیا کر کیونکہ موت اچانک آ جائے گی اور تجھے اپنے اعمال کا حساب دینے کیلئے بلایا جائے گا۔

اے فرزند خاک!

موت کو میں نے تیرے لئے خوشخبری قرار دیا ہے پھر تو اس سے رنجیدہ کیوں ہوتا ہے؟ اور نور کو میں نے اس لئے بنایا ہے کہ تو اس سے منور ہو جائے۔ پھر تو اس سے کیوں چھپتا ہے؟

اے فرزند روح!

میں تجھے مسرّت بخش نور کی بشارت دیتا ہوں، تو اس سے خوش ہو جا۔ میں تجھے بارگاہ قدس میں بلاتا ہوں۔ اس میں پناہ لے، تا کہ تو ابد الآباد تک امن سے رہ سکے۔

اے فرزند روح!

روح القدّس تجھے انس و محبت کی بشارت دیتا ہے، پھر تو کس لئے غمگین ہوتا ہے؟ اور قوی روحِ تجھے میرے امر پر قائم رہنے کی توفیق بخشتی ہے تو پھر کیوں حجاب میں رہ سکتا ہے؟ میرے چہرے کا نور تیرے آگے آگے چلتا ہے پھر تو کیسے بھٹک سکتا ہے؟

اے فرزند انسان!

ہم سے دوری کے سوا کسی حالت میں غمگین نہ ہو۔ اور ہمارے قرب اور ہماری طرف رجوع کے سوا کسی بات سے خوش نہ ہو۔

اے فرزند انسان!

اپنے دلی سرُور سے مسرور ہو جا۔ تا کہ تو میری لقاء کے قابل ہو سکے اور میرے جمال کو منعکس کر سکے۔

اے فرزند انسان!

اپنے آپ کو میرے خوبصورت لباس سے محروم نہ کر۔ اور میرے شاندار چشمہ سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھ، تا کہ تو میری بقائے ابدی میں رہتے ہوئے کبھی پیاسا نہ ہو۔

اے فرزند ہستی!

میری محبت کی خاطر میرے احکام پر عامل ہو اور میری رضا جوئی کیلئے اپنے نفس کو ہویٰ وہوس سے باز رکھ۔

اے فرزند انسان!

میرے جمال کی محبت میں میرے احکام کی نافرمانی نہ کر اور میری رضا جوئی کے لئے میری وصّیتوں کو فراموش نہ کر۔

اے فرزند انسان!

تو زمین کی وسعت اور فضائے آسمانی میں بھاگتا پھرے، تو بھی ہمارے حکم کے آگے جھکنے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے کے علاوہ کہیں چین نہ پا سکے گا۔

اے فرزند انسان!

میرے امر کی عظمت بڑھا تا کہ میں اپنی عظمت کے بھید تجھ پر ظاہر کروں اور دائمی نور کے ساتھ تجھ پر نمودار ہو کر تجھے روشن کر دوں۔

اے فرزند انسان!

تو میرے سامنے فروتنی اختیار کر، تا کہ میں تیری تواضُع کروں۔ میرے امر کا حامی و ناصر بن، تا کہ تو دنیا میں کامیاب و کامران ہو۔

اے فرزند ہستی!

میری زمین پر میرا ذکر کر، تا کہ میں اپنے آسمان پر تیرا ذکر کروں۔ اِس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور اُس سے میری۔

اے فرزند عرش!

تیرا کان میرا کان ہے اُس سے سن۔ تیری آنکھ میری آنکھ ہے اُس سے دیکھ۔ تا کہ تو اپنے وجود میں میری بلند تقدیس کا مشاہدہ کر سکے اور میں تیرے بلند مقام کی شہادت دوں۔

اے فرزند ہستی!

میری رضا پر مطمئن اور میرے احکام پر شکر گزار ہو کر میری راہ میں شہادت کی تمنا کر، تا کہ تو میرے ساتھ خیمۂ عظمت میں عزت کے پردوں میں چین سے رہ سکے۔

اے فرزند انسان!

تو اپنے معاملہ پر غور و فکر کر کہ کیا تو اپنے بستر پر مرنا پسند کرتا ہے یا میری راہ میں خاک پر شہید ہو کر میرے مطلع امر اور فردوس اعلیٰ میں میرے نور کا مظہر بننا چاہتا ہے؟ اے بندے! انصاف سے کام لے۔

اے فرزند انسان!

اپنے جمال کی قسم، تیرے بالوں کا تیرے خون سے رنگین ہو جانا میرے نزدیک دونوں جہانوں کی آفرینش اور دونوں عالم کی روشنی سے بڑھ کر ہے۔ اے بندے! اسے حاصل کرنے کی کوشش کر۔

اے فرزند انسان!

ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے، محبت کی علامت میرے فیصلہ پر ثابت قدمی اور میری طرف سے آزمائشوں پر صبر کرنا ہے۔

اے فرزند انسان!

سچا عاشق مصیبت کی اسی طرح تمنا کرتا ہے جس طرح عاصی مغفرت کی اور گناہ گار رحمت کی آرزو کرتا ہے۔

اے فرزند انسان!

اگر میری راہ میں تجھ پر مصیبت نہ آئے تو کیونکر تو ان لوگوں کے نقش قدم پر چل سکتا ہے جو میری رضا پر راضی رہتے ہیں۔ اور اگر میرے وصال کے شوق میں تجھے کوئی تکلیف نہ ہو تو، میرے جمال کی محبت میں تجھے روشنی کس طرح پہنچے گی؟

اے فرزند انسان!

میری طرف سے آزمائش میری عنایت ہے جو ظاہر میں آگ اور عذاب ہے مگر باطن میں نور و رحمت ہے۔ اس کی طرف جلد قدم بڑھا تا کہ تو ازلی نور اور ابدی روح بن جائے۔ تیرے لئے یہ میرا حکم ہے اس پر عمل کر۔

اے فرزند بشر!

اگر تجھے عزت نصیب ہو تو اس پر خوش نہ ہو اور اگر تیری ذلّت ہو تو اس سے رنجیدہ نہ ہو اس لئے کہ یہ دونوں اپنے وقت پر فنا ہو جائیں گی۔

اے فرزند ہستی!

اگر تو مفلس ہو جائے تو غم نہ کر، کیونکہ سلطان غناء کچھ عرصے میں تجھ پر نازل ہوگا۔ اور ذلت سے نہ ڈر کیونکہ ایک دن تجھے عزت حاصل ہو گی۔

اے فرزند ہستی!

اگر تیرا قلب ایک باقی و ابدی دولت اور قدیم و ازلی زندگی چاہتا ہے تو اس فانی اور مٹ جانے والی دولت کو چھوڑ دے۔

اے فرزند ہستی!

دنیا داری میں مشغول نہ رہ کیونکہ ہم آگ سے سونے کو پرکھتے ہیں اور سونے سے اپنے بندوں کو آزماتے ہیں۔

اے فرزند انسان!

تجھے سونے (زر) کی خواہش ہے اور میں تجھے اس سے آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ تو اپنی دولت مندی سونے کے حصول میں سمجھتا ہے مگر میں تیری امیری اس میں جانتا ہوں کہ تو سونے سے پاک اور آزاد ہو جائے۔ اپنی زندگی کی قسم یہ میرا علم ہے اور وہ تیرا وہم ہے۔ میرا کام تیرے کام سے کیسے متفق ہو سکتا ہے؟

اے فرزند انسان!

میری دولت میرے غریب لوگوں پر خرچ کر، تا کہ تجھ کو آسمان پر غیر فانی عزت کے گنجینے اور دائمی بزرگی و عظمت کے خزانے حاصل ہوں لیکن اپنی جان کی قسم! اگر تو میری آنکھ سے دیکھے تو اس سے جان کی قربانی زیادہ بہتر ہے۔

اے فرزند انسان!

ہیکل وجود میرا عرش ہے اسے ہر چیز سے پاک کر دے تا کہ میں اس میں جلوہ آراء ہو کر بس جاؤں۔

اے فرزند ہستی!

تیرا دل میری منزل ہے۔ میرے نزول کے لئے اسے پاک کر اور تیری روح میرا منظر ہے۔ میرے ظہور کے لئے اسے مقدس بنا۔

اے فرزند انسان!

اپنا ہاتھ میرے گریبان میں ڈال تا کہ میں تیرے گریبان سے اپنا چمکتا ہوا نورانی سر بلند کروں۔

اے فرزند انسان!

اگر تو میرا وصال چاہتا ہے تو میرے آسمان کی طرف پرواز کر، تا کہ تو بے نظیر پاکیزہ شراب اور لازوال عظمت کے جام نوش کر سکے۔

اے فرزند انسان!

مدتیں گزر گئیں مگر تو ہمیشہ اپنے نفسانی توہمات اور بے کار خیالات میں مشغول رہا۔ تو کب تک اپنے بستر پر پڑا سوتا رہے گا؟ اپنی نیند سے بیدار ہو کیوں کہ آفتاب سر پر آ گیا ہے، شاید وہ تجھے اپنے جمال کے نور سے چمکا دے۔

اے فرزند انسان!

افق طور سے تجھ پر نور چمکا اور تیرے سینائے دل میں نورانی رُوح پھونکی گئی۔ پس اپنے آپ کو نفس و ھویٰ کے پردوں سے آزاد کر۔ پھر میری بارگاہ میں داخل ہو جا تا کہ تو حیات جاوید کے قابل اور میری ملاقات کے لائق بنے اور تو موت، خستگی اور تکالیف سے بچا رہے۔

اے فرزند انسان!

میری ازلیت میری تخلیق ہے جسے میں نے تیرے لئے پیدا کیا ہے۔ پس اس کو اپنی ہیکل کا لباس بنا۔ میری وحدانیت میری اختراع ہے جسے میں نے تیرے لئے نمودار کیا۔ تو اس کو اپنی قمیض بنا لے تا کہ تو ابد تک میری فیض بخش ہستی کا مشرق و مظہر رہے۔

اے فرزند انسان!

میری عظمت تیرے لئے میرا عطیہ ہے اور میری کبریائی تیرے لئے میری رحمت ہے اور جو چیز میری شان کے لائق ہے اُس کو نہ تو کوئی سمجھتا سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندوں پر اپنی عنایت کی علامت کے طور پر اس کو اپنے راز کے خزانوں اور اپنے امر کے گنجینوں میں محفوظ کر دیا ہے۔

اے مقدس اور نظر نہ آنے والی حقیقت کے فرزندو!

تمہیں میری محبت سے روکا جائے گا اور روحیں میرے ذکر کیلئے بے چین ہوں گی کیونکہ انسانی عقل مجھے سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتی اور قلوب میرے ادراک سے قاصر ہیں۔

اے فرزند جمال!

اپنی روح، اپنی عنایت اپنی رحمت اور اپنے حسن کی قسم! میں نے جو کچھ اپنی قدرت کی زبان سے تجھ پر نازل کیا اور قلم قوت سے جو کچھ میں نے لکھا وہ تیری استطاعت اور سمجھ کے مطابق ہے، نہ کہ میری شان اور میرے ملیح انداز بیان کے مطابق ہے۔

اے فرزند انسان!

کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تم کو ایک ہی مٹی سے کیوں پیدا کیا ؟اس لئے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فخر نہ کرے۔ ہر وقت اپنے دل میں اپنی پیدائش پر غور کرتے رہو۔ تم پر لازم ہے کہ جس طرح ہم نے تم کو ایک ہی چیز سے پیدا کیا ہے تم بھی ایک شخص کی مانند بن جاؤ۔ گویا کہ تم ایک ہی پاؤں سے چلتے ہو اور ایک ہی منہ سے کھاتے ہو اور ایک ہی زمین پر رہتے ہو۔ حتیٰ کہ تمہاری ہستیوں سے اور تمہارے اعمال وافعال سے توحید کی نشانیاں اور انقطاع کے جواہر ظاہر ہوں۔ اے گروہ انوار! تم اس سے نصیحت حاصل کرو تا کہ تم بلند ترین عظمت کے درخت سے قدسی پھل حاصل کر سکو۔

اے فرزندان روح!

تم میرے خزانے ہو کیونکہ میں نے تمہارے اندر اپنے اسرار کے موتی اور علم کے جواہر جمع کر دیئے ہیں۔ میرے بندوں کے درمیان شریر لوگوں سے ان کی حفاظت کرو۔

اے اس کے بیٹے جو اپنی ذاتی بادشاہت میں بذات خود قائم ہے!

خوب سمجھ لے کہ میں نے تجھ پر تقدیس کی خوشگوار ہوائیں چلائی ہیں ۔تجھ پر اپنا کلام مکمل کر دیا ہے اور تیرے ذریعے اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تیرے لئے میں نے وہی چاہا جو اپنے لئے چاہا۔ پس میری رضا پر اطمینان رکھ اور میرا شکر ادا کر۔

اے فرزند انسان!

جو کچھ ہم نے تجھ پر القا کیا ہے اس کو اپنی روح کی لوح پر نور کی روشنائی سے لکھ اور اگر تو یہ میرے لئے نہیں کر سکتا ہو تو اپنے دل کے جوہر کو اپنی روشنائی بنا اور اگر تو یہ بھی نہ کر سکے تو اس سرخ روشنائی سے لکھ جو میری راہ میں بہائی گئی ہے۔ بیشک یہ روشنائی میرے ہر چیز سے زیادہ شیریں ہے۔ تا کہ اس کا نور ابد تک قائم رہے۔

کلمات مکنونہ

فارسی سے اردو ترجمہ

بنام گویندۂ توانا

اے سننے اور سمجھنے والو! دوست کی پہلی پکار یہ ہے کہ

اے بلبل معنوی!

گلزار معانی کے سوا اور کہیں قیام نہ کر اور اے ہُدہُدِ سلیمان عشق! سبائے جاناں کے سوا کہیں بسیرا نہ کر اور اے عنقائے بقا! کوہ وفا کے علاوہ کہیں سکونت اختیار نہ کر۔ اگر تو رُوح کے پروں سے لامکان میں پرواز کرے اور اپنی منزل مقصود کے لئے پختہ ارادہ کر لے تو تجھے اسی میں بسنا ہے۔

اے فرزندروح!

ہر پرندہ اپنے گھونسلے پر نظر رکھتا ہے اور ہر بلبل کا دلی مقصود حسنِ گل ہے۔ مگر انسانی دلوں کے پرندے فانی مٹی پر قناعت کرکے ابدی آشیانے سے دور رہ گئے ہیں۔ جدائی کی خاک پر نظر جما کر قرب الٰہی کے جمال سے محروم رہ گئے ہیں۔ حیرت وحسرت اور افسوس کہ ایک پیالے پانی کیلئے رفیق اعلیٰ کے بحر کی موجوں کو چھوڑ بیٹھے اور افق ابہیٰ سے دور ہو گئے۔

اے دوست!

اپنے دل کے باغ میں محبت کے پھولوں کے سوا اور کچھ نہ بو۔ اور حُبّ وشوق کی بلبل کا دامن نہ چھوڑ۔ نیک لوگوں کی صحبت کو غنیمت جان اور شریروں کی رفاقت سے دوری اختیار کر۔

اے فرزندانصاف!

ایک عاشق وطنِ معشوق کے علاوہ اور کہاں جا سکتا ہے؟ اور کونسا طالب محبوب کے بغیر راحت پا سکتا ہے؟ عاشق صادق کے لئے تو زندگی وصال میں ہے اور فراق میں موت ہے۔ اس کا سینہ صبر سے خالی اور اس کا دل بے قرار رہتا ہے۔ وہ لاکھوں جانیں فدا کرکے کوئے جاناں کی طرف دوڑتا ہے۔

اے فرزندخاک!

میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ شخص سب سے بڑا غافل ہے جو صرف لفظوں پر جھگڑتا ہے اور اپنے بھائی پر بڑائی چاہتا ہے۔ کہہ دے اے بھائیو! اپنے آپ کو اعمال سے آراستہ کرو، نہ کہ اقوال سے۔

اے فرزندان زمین!

یقین جانو کہ جس دل میں حسد کا شائبہ بھی باقی رہے گا وہ میری بارگاہِ بقا میں داخل نہیں ہوسکتا اور میرے عالم تقدیس سے چلنے والی پاک خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔

اے فرزندمحبت!

اعلیٰ ترین خیمۂ قرب اور بلند ترین درختِ عشق سے تو صرف ایک قدم کے فاصلہ پر ہے۔ پہلا قدم اٹھا اور دوسرا قدم عالم قِدم میں رکھ دے اور بقا کے خیموں میں داخل ہو جا اور جو کچھ قلمِ عزّت سے نازل ہوا ہے اُسے غور سے سُن۔

اے فرزندعزت!

عالمِ قُدس کی راہ میں چُست ہو جا اور مجھ سے اُنس کے آسمان پر قدم رکھ۔ دل کو صیقلِ رُوحانی کے ذریعے صاف کر اور بارگاہ عظمت کا قصد کر۔

اے سایۂ نابود!

شک کے پست درجوں کو چھوڑ کر۔ یقین کی شاندار بلندیوں میں پہنچ جا۔ حقیقت کی آنکھ کھول، تاکہ تو روشن ترین جمال دیکھ کر پکار اٹھے کہ بزرگ وبرتر ہے وہ پروردگار جو بہترین خالق ہے۔

اے خواہش کے فرزند!

اچھی طرح سُن لے کہ فانی آنکھ لازوال حسن کو نہیں پہچان سکتی۔ مردہ دل مرجھائے ہوئے پھول کے سوا اور کسی چیز پر مائل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر ایک اپنے جیسے کو ڈھونڈتا ہے اور اپنی ہی جنس سے لگاؤ رکھتا ہے۔

اے فرزندِ خاک!

اندھا بن تا کہ تو میرے جمال کو دیکھ لے۔ بہرا بن تا کہ تو میری سریلی صدا سن سکے۔ جاہل بن تا کہ تو میرے علم سے حصہ پا سکے۔ محتاج بن تا کہ تو میری لازوال دولت کے سمندر سے لافانی حصہ پا سکے۔ اندھا ہو جا یعنی میرے جمال کے سوا ہر چیز کو دیکھنے سے۔ بہرا ہو جا یعنی میرے سوا کسی اور کا کلام سننے سے۔ جاہل ہو جا یعنی میرے علم کے سوا ہر علم سے۔ تا کہ تو پاک نظر، پاکیزہ دل اور لطیف سماعت کے ساتھ میری باگاہ قدس میں داخل ہو سکے۔

اے دو آنکھوں والے!

ایک آنکھ بند رکھ اور دوسری آنکھ کھلی رکھ، بند رکھ یعنی دنیا اور اہل دنیا کی طرف سے، کھلی رکھ، یعنی محبوب کے جمالِ قُدس کی طرف۔

اے میرے بچو!

مجھے ڈر ہے کہ تم نغمۂ بلبل سے فیضیاب ہوئے بغیر ملک فنا کو نہ لوٹ جاؤ اور جمال گل کو دیکھے بغیر پھر آب و گل میں نہ مل جاؤ۔

اے دوستو!

جمال فانی میں محو ہو کر جمال باقی سے دور نہ ہونا اور اس خاکی اور فانی دنیا سے دل نہ لگانا۔

اے فرزندِ روح!

وہ وقت نزدیک ہے جب بلبل قدسی، اسرارِ معانی بیان کرنے سے رُک جائے گی اور تم سب لوگ نغمہ رحمانی اور ندائے سبحانی سے محروم ہو جاؤ گے۔

اے جوہر غفلت!

لاکھوں لِسان معنوی ایک ہی زبان میں کلام کر رہی ہیں اور لاکھوں غیبی اسرار ایک ہی لحن میں نغمہ سرا ہیں۔ لیکن افسوس کہ کان نہیں جو سن سکیں اور دل نہیں جو بات کو سمجھ سکے۔

اے رفیقو!

لامکان کے دروازے کھل گئے ہیں اور معشوق کا شہر عاشقوں کے خون سے آراستہ ہو گیا ہے۔ صرف چند لوگوں کے سوا سب لوگ اس شہرِ روحانی سے محروم رہ گئے ہیں اور ان چند لوگوں میں سے بھی پاک دل اور پاکیزہ روح کے حامل نفوس کم ہی نظر آتے ہیں۔

اے فردوس بریں کے رہنے والو!

اہل یقین کو مطلع کر دو کہ قرب رضوان کی فضائے قُدس میں ایک نیا گلشن کھِلا ہے اور تمام بلند مقام کے حامل نفوس اور خُلدِ بریں کے لافانی باشندے اُس کا طواف کر رہے ہیں۔ کوشش کرو کہ تم اس مقام پر پہنچ جاؤ اور اس گلشن کے پھولوں میں عشق حقیقی کے اسرار تلاش کرو اور اس کے لازوال پھلوں سے احدیت کی اعلیٰ حکمتیں حاصل کرو۔ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی جو اس گلشن میں داخل ہو کر قیام کرتے ہیں۔

اے میرے دوستو!

کیا تم اس روشن صبح صادق کو بھول گئے ہو جب کہ تم اس درخت انیسہ کے سایہ تلے جو فردوس اعظم میں لگا ہوا ہے مبارک قدسی فضا میں میرے پاس حاضر تھے اور میں نے تین پاکیزہ باتیں کہی تھیں جنہیں سن کر تم سب مدہوش ہو گئے تھے۔ وہ باتیں یہ تھیں۔

اے دوستو! اپنی مرضی کو میری مرضی پر ترجیح نہ دو۔ اور وہ چیز ہرگز نہ چاہو جو میں تمہارے لئے نہیں چاہتا۔ اور خواہشات سے آلودہ و مردہ قلوب کے ساتھ میرے پاس نہ آؤ۔ اگر تم اپنی روحیں پاکیزہ کرلو تو فوراً اُس صحرا اور اُس فضا کو یاد کرلو گے اور میرے بیان کی حقیقت تم سب پر روشن ہو جائے گی۔

فردوس کی پانچویں لوح اور آٹھویں سطر مقدس میں فرماتا ہے:

اے بستر غفلت کے مُردو!

زمانے گزر گئے اور تمہاری قیمتی عمریں ختم ہونے کو ہیں لیکن تمہاری ایک پاکیزہ سانس تک ہماری بارگاہ قدس تک نہ پہنچی۔ تم شرک کے سمندروں میں غوطے کھا رہے ہو اور زبان سے کلمۂ توحید رٹ رہے ہو۔ جس کو میں نے قابل نفرت قرار دیا تم نے اسے اپنا محبوب جاناں اور میرے دشمن کو تم نے اپنا دوست بنا لیا۔ پھر بھی تم میری زمین پر انتہائی خوشی و خرمی سے چلتے پھرتے ہو اور اس حقیقت سے غافل ہو کہ میری زمین تم سے بیزار ہے اور زمین کی چیزیں تم سے دور بھاگ رہی ہیں۔ اگر تم اپنی آنکھیں کھولو، تو حقیقت اس خوشی سے لاکھوں غموں کو اچھا اور اس زندگی سے موت کو بہتر قرار دو گے۔

اے چلتی پھرتی خاک!

میں تجھ سے اُنسیت چاہتا ہوں اور تو مجھ سے مایوس ہے۔ گناہوں کی تلوار نے تیرے درختِ امید کو کاٹ ڈالا ہے۔ میں ہر حال میں تیرے پاس ہوں اور تو تمام احوال میں مجھ سے دور ہے۔ میں نے تیرے لئے لازوال عزت پسند کی اور تو نے بے انتہا ذلت، اب جو کچھ وقت باقی ہے اس میں رجوع کر اور اس مہلت کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔

اے فرزند خواہش!

علم و بصیرت رکھنے والے سالہا سال کوشش کرتے رہے، مگر وصال ذوالجلال سے فائز نہ ہو سکے۔ انہوں نے اس کی تلاش میں عمریں گزار دیں مگر اس کے چہرے کے حسن کو دیکھنے سے محروم رہے۔ اور تو بغیر کسی کوشش کے منزل پر پہنچ گیا اور جستجو کئے بغیر اپنا مطلب حاصل کر لیا۔ پھر اس رتبہ و مقام کے بعد تو اپنے نفس کے حجاب میں ایسا محجوب رہا کہ تیری نگاہ محبوب کے جمال پر نہ پڑی اور تیرا ہاتھ دامن یار تک نہ پہنچا۔ اے اہل نظر! دیکھو اور تعجب کرو!

اے دیار عشق میں بسنے والو!

شمع بقا کو فنا کے جھونکوں نے گھیر لیا ہے۔ اور جوانِ روحانی کا حسن و جمال گہرے غبارِ ظلمانی میں چھپ کر رہ گیا ہے۔ شہنشاہ عشق ظالموں کے ہاتھوں مظلوم ہے۔ قدسی کبوتر اُلوؤں کے پنجوں میں گرفتار ہے۔ نورانی خیموں میں رہنے والے اور اہل ملأ اعلیٰ گریہ و زاری کر رہے ہیں اور تم ارض غفلت پر نہایت آرام سے رہ رہے ہو۔ اور اپنے آپ کو مخلص دوستوں میں شمار کرتے ہو۔ تمہارا یہ خیال کتنا باطل ہے!

اے عالِم کہلانے والے جاہلو!

تم بظاہر گلہ بانی کا دعویٰ کیوں کرتے ہو اور باطن میں میری بھیڑوں کے لئے بھیڑیئے ہو گئے ہو؟ تم اس ستارے کی مانند ہو جو صبح سے پہلے چمکتا ہے۔ بظاہر روشن و درخشاں ہوتا ہے اور حقیقت میں میرے شہر کے قافلوں کی گمراہی اور ہلاکت کا موجب ہے۔

اے ظاہر میں آراستہ اور باطن میں کاستہ!

تمہاری مثال صاف شفاف کڑوے پانی کی سی ہے جس میں بظاہر انتہائی لطافت وصفائی نظر آتی ہے اور جب اُسے احدیت کا ذائقہ شناس چکھتا ہے تو اس کا ایک قطرہ بھی قبول نہیں کرتا۔ بیشک آفتاب کی تجلی مٹی اور آئینہ دونوں میں موجود ہے مگر دونوں میں زمین وآسمان کا فرق، بلکہ بے انتہا فرق ہے۔

اے میرے ظاہری دوست!

ذرا تو غور کر کہ، کیا کبھی تو نے سنا ہے کہ دوست و دشمن ایک ہی دل میں سما سکتے ہیں؟ پس اپنے دل سے دشمن کو نکال دے تا کہ دوست اپنے گھر میں آبسے۔

اے فرزند خاک!

آسمان وزمین کی سب چیزیں میں نے تیرے لئے خلق کی ہیں مگر دلوں کو میں نے صرف اپنے جمال وجلال کے نزول کی تجلی گاہ قرار دیا ہے اور تو نے میرا یہ گھر اور محل غیروں کو دے دیا۔ چنانچہ جب کبھی میرا مقدس ظہور اپنے مکان کی طرف آیا تو غیروں کو وہاں پایا اور گھر چھوڑ کر فوراً حریم جاناں کو چلا گیا۔ اس کے باوجود میں نے تیری پردہ پوشی کی اور راز فاش نہ کیا اور تیری شرمندگی پسند نہ کی۔

اے خواہش کے پُتلے!

میں بارہا صبح کے وقت مشرقِ لامکان سے تیرے مکان میں آیا اور تجھے بستر راحت پر غیر کے ساتھ مشغول پایا اور روحانی بجلی کی مانند عظمت سلطانی کے بادلوں میں واپس چلا گیا لیکن اپنے قُرب کی خلوت گاہوں میں قدسی لشکروں کے سامنے اس کا اظہار نہ کیا۔

اے فرزند بخشش!

تو عدم کے صحراؤں میں تھا، میں تجھے امر کی مٹی سے عالم ظہور میں لایا۔ اور تمام ذراتِ ممکنات اور حقائقِ کائنات کو تیری پرورش کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ ماں کے پیٹ سے باہر آنے سے پہلے ہی شفاف دودھ کے دو چشمے تیرے لئے معین کر دیئے اور بہت سی آنکھیں تیری حفاظت پر لگا دیں اور تیری محبت دلوں میں ڈال دی اور محض اپنی بخشش سے اپنے سایۂ رحمت میں تیری پرورش کی اور جوہر فضل ورحمت سے تیری حفاظت فرمائی۔ اِن سب مراتب کا مقصد یہ تھا کہ تو ہماری ابدی بارگاہ میں آجائے اور ہماری غیبی عنایات کے قابل ہو جائے۔ مگر اے غافل! تو نے پرورش پا کر ہماری سب نعمتوں سے غفلت اختیار کی اور اپنے باطل خیالات میں مصروف ہو گیا۔ یہاں تک کہ تو بالکل ہی بھول گیا اور دوست کے دروازے سے ہٹ کر دشمن کے محل میں جا پہنچا اور وہیں ٹھہر گیا۔

اے بندۂ دنیا!

اوقات سحر میں بارہا میری نسیمِ عنایت تجھ پر ہو کر گزری اور تجھے بستر غفلت پر سوتا پایا۔ وہ تیرے حال پر روئی اور لوٹ گئی۔

اے فرزند زمین!

اگر تو مجھے چاہتا ہے تو میرے سوا کسی کو نہ چاہ اور اگر میرا حسن وجمال دیکھنا ہے تو دنیا ومافیہا سے نظریں ہٹا لے۔ کیونکہ میری اور غیر کی چاہت آگ اور پانی کی مانند ایک دل میں نہیں سما سکتی۔

اے اجنبی دوست!

تیرے دل کی شمع میرے دست قدرت کی روشن کی ہوئی ہے اسے نفس وہوا کی بادِ مخالف سے گُل نہ کر اور تیری تمام بیماریوں کا طبیب میرا ذکر ہے اسے فراموش نہ کر۔ میری محبت کو اپنا ذاتی سرمایہ بنا اور اسے اپنی نظر اور جان کی مانند عزیز رکھ۔

اے میرے بھائی!

میری میٹھی زبان سے میری لطیف باتیں سن اور میرے شیریں لبوں سے قُدسِ روحانی کا بہتا پانی پی۔ میری حکمت لدنّی کے بیج دل کی پاک زمین میں بکھیر دے اور یقین کے پانی سے سیراب کر، تا کہ میرے علم و حکمت کی شگوفے تیرے پاک دل کی زمین سے نکل کر سرسبز ہوجائیں۔

اے میرے اہلِ رضوان!

تمہاری محبت و دوستی کا درخت میں نے گُلشنِ قُدسِ رضوان میں اپنی مہربانی کے ہاتھ سے لگایا ہے اور اپنی رحمت کی بارش سے اسے سیراب کیا ہے، اب اس کے پھل دینے کا وقت آ گیا ہے۔ کوشش کرو کہ یہ محفوظ رہے اور نفس و ہویٰ کی آگ سے نہ جل جائے۔

اے میرے دوستو!

گمراہی کا چراغ بجھا دو اور ہدایت کی دائمی مشعل اپنے دل میں روشن کرو کہ عنقریب عالم وجود کا تجزیہ کرنے والے معبود کی مقدس بارگاہ میں خالص تقویٰ اور شناخت، عمل پاک کی شناخت کے سوا کچھ قبول نہ کریں گے۔

اے فرزند خاک!

بندوں میں سمجھ دار وہ ہیں جو جب تک سننے والے کان نہیں پاتے لب کشائی نہیں کرتے جیسا کہ ساقی جب تک طلب نہیں دیکھتا ساغر نہیں دیتا اور عاشق جب تک جمالِ معشوق کا دیدار نہیں کر لیتا جان و دل سے جوش و خروش میں نہیں آتا۔ پس لازم ہے کہ علم و حکمت کے بیج دل کی پاک زمین میں ڈال کر پوشیدہ رکھے جائیں تا کہ حکمت الٰہی کی شگوفے دل سے نکلیں نہ کہ خاک و گل سے۔

یہ بات لوح کی پہلی سطر میں مذکور و مسطور ہے اور خدائی حفاظت کے خیموں میں مستور ہے:

اے میرے بندے!

مُلکِ بے زوال کو ایک فانی شئ کی خاطر ترک نہ کر، اور فردوس کی شہنشاہی کو دنیاوی خواہشات کیلئے ہاتھ سے جانے نہ دے۔ یہ ہے زندگی کا وہ آبِ کوثر جو قلم رحمٰن کے چشمے سے جاری ہوا۔ پینے والوں کو مبارک باد۔

اے فرزند روح!

پنجرے کو توڑ دے اور ہمائے عشق کی مانند ہوائے قدس میں پرواز کر۔ اپنے نفس سے گزر جا اور نفس رحمانی کے ساتھ پاک فضائے ربانی میں آرام کر۔

اے فرزند خاک!

ایک گزرے ہوئے دن کی راحت پر قناعت نہ کر اور خود کو دائمی و لازوال راحت محروم نہ کر۔ ابدی راحت کے گلشن بقا کو فانی وخا کی ڈھیر میں تبدیل نہ کر۔ قید خانہ سے نکل کر خوش منظر صحرائے روح میں پرواز کر اور دنیا کے قفس سے نکل کر لامکان کے دلکش باغ کی طرف پرواز کر۔

اے میرے بندے!

دنیا کی قید سے اپنے آپ کو رہائی دے اور اپنی روح کو نفس کے حبسِ بے جا سے آزاد کر۔ اس وقت کو غنیمت جان، کیونکہ یہ وقت لوٹ کر تیرے پاس نہیں آئیگا۔

اے میری کنیز کے فرزند!

اگر تو لازوال سلطنت کو دیکھ لے تو اس فانی دنیا سے گزر جانے کیلئے پوری کوشش کریگا۔ لیکن اسے پوشیدہ رکھنے میں بڑی حکمتیں ہیں اور اُسے ظاہر کرنے میں بہت سے رموز ہیں۔ پاک دلوں کے سوا انہیں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

اے میرے بندے!

دل کو بغض و کینہ سے پاک کر اور حسد سے مبرّا ہو کر خدائے واحد کی مقدس بارگاہ میں داخل ہو جا۔

اے میرے دوستو!

رضائے دوست کی راہوں پر چلو اور اس کی رضا اس کی مخلوق کی خوشنودی میں ہے۔ کسی بھی دوست کو اپنے دوست کی مرضی کے بغیر اس کے گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیے اور اُس کے اموال میں دست اندازی نہیں کرنی چاہیے اور اپنی مرضی کو اس کی مرضی پر ترجیح نہیں دینی چاہیے اور اپنے آپ کو اس سے برتر نہیں سمجھنا چاہیے۔ اے اہل بصیرت اس پر غور کرو۔

اے رفیق عرشی!

بری بات نہ سن اور برا کام نہ دیکھ۔ اپنے آپ کو ذلیل نہ کر اور گریہ و زاری نہ کر۔ کسی کو بُرا نہ کہہ، تاکہ تو بھی برا نہ سنے اور لوگوں کے عیبوں کو بڑا نہ کر تاکہ تیرے عیب بھی بڑے دکھائی نہ دیں۔ کسی کی ذلت پسند نہ کر، تاکہ تیری ذلت ظاہر نہ ہو جائے۔ پس تو اپنے پاک ضمیر، پاکیزہ قلب، پاکیزہ فکر اور پاکیزہ طبیعت رکھتے ہوئے اپنی تمام عمر میں جو ایک آن سے بھی کم شمار ہوتی ہے فارغ البال ہو کر رہ۔ تاکہ تو فراغت کے ساتھ اس جسم فانی سے فردوس معانی میں جا پہنچے، اور عالم بقا میں جائے قرار حاصل کر لے۔

افسوس! افسوس! اے نفسانی خواہشوں کے عاشقو!

تم معشوق روحانی کے پاس سے بجلی کی مانند گزر گئے اور پورے طور پر دل کو شیطانی خیالات میں لگا رکھا ہے۔ تم اپنے فرسودہ خیال کو سجدہ کرتے ہو اور اس کو حق قرار دیتے ہو۔ تم ایک کانٹے پر نظریں جمائے ہوئے ہو اور اُسے پھول کہتے ہو۔ نہ تو تم نے کبھی پاکیزہ سانس لیا اور نہ ہی تمہارے قلوب کے باغیچہ سے انقطاع کی ہوا چلی۔ محبوب کی مشفقانہ نصیحتوں کو تم نے ہوا میں اڑا دیا ہے اور صفحۂ دل سے محو کر دیا ہے۔ اور جانوروں کی مانند خواہش و آرزو کے سبزہ زار میں عیش کر رہے ہو۔

اے برادرانِ طریق!

تم اپنے محبوب کی یاد سے غافل ہو اور بارگاہ دوست کے مقدس قرب سے دور کیوں رہ گئے ہو؟ جوہرِ جمال خیمۂ بے مثال میں اپنے تختِ جلال پر جلوس فرما ہے جب کہ تم (نفسانی خواہش کے بموجب) بے کار جنگ و جدال میں لگے ہوئے ہو۔ عالم قدسی کی خوشبوئیں مہک رہی ہیں اور نسیم رحمت چل رہی ہیں لیکن تم سب لوگ ان سب نعمتوں سے محروم رہ گئے ہو۔ تمہارے حال پر حسرت و افسوس ہے اور اُن لوگوں پر بھی جو تمہارے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

اے آرزوؤں کے فرزندو!

غرور کا لباس اُتار دو اور خود کو تکبّر کی پوشاک سے آزاد کر لو۔

قدس کی سطروں میں سے تیسری سطر میں
جولوح یاقوتی میں قلم خفی سے تحریر ہے یہ نازل ہوا:

اے برادران!

ایک دوسرے کے ساتھ تحمّل سے پیش آؤ۔ دنیا سے دل کو ہٹالو۔ اپنی عزت پر فخر نہ کرو اور اپنی ذلت پر شرمندہ نہ ہو۔ مجھے اپنے جمال کی قسم ، میں نے سب کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور یقیناً پھر مٹی میں ملا دوں گا۔

اے فرزندان خاک !

امیروں کو غریبوں کے نالہ سحرگاہی سے آگاہ کردو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی غفلت کی وجہ سے ہلاکت میں جا پڑیں اور درختِ دولت سے محروم رہ جائیں۔ سخاوت و بخشش میری صفات ہیں۔ مبارک ہے وہ انسان جو میری صفات کے زیور سے خودکو آراستہ کرتا ہے۔

اے خواہش کے پُتلے !

حرص و ہویٰ کو چھوڑ کر قناعت اختیار کرنے کی کوشش کر کیونکہ حریص ہمیشہ محروم اور قانع ہمیشہ محبوب و مقبول ہوتا ہے۔

اے میری کنیز کے فرزند!

غربت میں پریشان نہ ہو اور دولت مندی میں مطمئن نہ رہ کیونکہ ہر غربت کے بعد دولت اور ہر دولت کے بعد غربت آتی ہے۔ مگر ماسوا اللہ سے مفلس ہو جانا بہت بڑی نعمت ہے۔ اسے حقیر نہ سمجھ کیونکہ اس سے آخر کار تجھے غنا باللہ نصیب ہوگی اور تو اس بیان کے مطالب سے آگاہ ہو جائے گا کہ ''تم سب فقیر ہو'' اور کلمہ مبارکہ ''خدا ہی غنی ہے''، صبح صادق کی مانند عاشق کے افقِ دل پر نورانی چمک کے ساتھ نمودار ہوگا اور وہ تختِ غنا پر متمکن اور قائم رہے گا۔

اے فرزندان غفلت وہوس!

تم نے میرے دوست کو میرے گھر سے نکال کر اس میں دشمن کو داخل کرلیا ہے کیونکہ تم نے غیر کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دی ہے۔ دوست کی باتوں پر کان لگاؤ اور اس کی بہشت کا رُخ کرو۔ ظاہری دوست مصلحتاً ایک دوسرے کو دوست بناتے رہے اور بنا رہے ہیں لیکن تمہارا حقیقی دوست تمہارے فائدے کے لئے تم سے محبت کرتا تھا اور کرتا ہے بلکہ خاص تمہاری ہدایت کے لئے اس نے بے شمار مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ ایسے دوست پر ظلم نہ کرو بلکہ فوراً اس کے پاس جاؤ۔ یہ ہے آفتاب کلمہ ''صدق ووفا'' کا جو مالک اسماء کی اُنگلیوں کے اُفق سے چمکا ہے۔ غالب اور ہمیشہ رہنے والے خدا کا کلام سننے کے لئے اپنے کان کھولو۔

اے فانی دولت پر غرور کرنے والو!

جان لو کہ درحقیقت غنا، طالب و مطلوب اور عاشق و معشوق کے درمیان ایک مضبوط دیوار ہے۔ سوائے چند دولت مندوں کے کوئی دولت مند نہ تو اس کے بارگاہ قُرب میں جگہ پا سکا اور نہ ہی اس کی تسلیم و رضا کے شہر میں داخل ہوسکا۔ پس خوب ہے اس دولت مند کا حال جس کو دولت ابدی بادشاہت سے نہ روک سکے اور لازوال سلطنت سے محروم نہ کر سکے۔ اسم اعظم کی قسم! اس دولت مند کا نور اہل آسمان کو اس طرح منوّر کرے گا جس طرح آفتاب زمین پر بسنے والوں کو روشن کرتا ہے۔

اے زمین کے دولت مندو!

غریب تمہارے درمیان میری امانت ہیں۔ پس میری امانت کی خوب حفاظت کرو اور فقط اپنے ہی نفس کو آرام پہنچانے میں مشغول نہ رہو۔

اے فرزندِ ہوس!

دولت کی آلودگی سے خود کو پاک کر اور کامل اطمینان کے ساتھ فقر کے آسمانوں میں قدم بڑھا تا کہ تو انقطاع کے چشمہ سے دائمی بقا کی شراب پیئے۔

اے میرے فرزند!

شریروں کی صحبت رنج بڑھاتی ہے جبکہ نیکوں کی رفاقت دل کے زنگ کو صاف کرتی ہے۔ پس جو شخص خدا سے راز و نیاز کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ خدا کے دوستوں سے محبت کرے اور جو شخص خدا کا کلام سننا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ وہ خدا کے اصفیاء کی باتیں سنے۔

خبردار اے فرزندِ خاک!

شریر لوگوں سے محبت نہ کر اور ان کا ساتھ نہ ڈھونڈ کیونکہ شریروں کی صحبت رُوح کے نور کو دوزخ کی آگ میں تبدیل کر دیتی ہے۔

اے میری کنیز کے بیٹے!

اگر تو روح القدس کا فیض چاہتا ہے تو نیک شخص کی صحبت اختیار کر۔ کیونکہ اس نے سَاقیِ خُلد کے ہاتھ سے ساغرِ بقا پیا ہے۔ اور وہ مُردہ دلوں کو صبحِ صادق کی مانند زندہ، روشن و منوّر کر دیتا ہے۔

اے غافلو!

یہ خیال نہ کرو کہ تمہارے دل کے بھید پوشیدہ ہیں بلکہ یقین کے ساتھ جان لو کہ وہ جلی حروف میں کندہ ہیں اور میری بارگاہ میں ظاہر و آشکار ہیں۔

اے دوستو!

میں سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے اپنے دلوں میں چھُپا رکھا ہے وہ ہمارے سامنے روزِ روشن کی طرح ظاہر و ہویدا ہے لیکن اس کی پردہ پوشی کا سبب ہمارا فضل و کرم ہے نہ کہ تمہارا استحقاق۔

اے فرزندِ انسان!

اپنی رحمت کے بے پایاں سمندر کا ایک قطرہ میں نے دنیا والوں پر ڈالا لیکن کسی کو متوجہ نہ پایا کیونکہ سب لوگ توحید کی لطیف اور لازوال شراب کو چھوڑ کر شرابِ انگوری کے ناپاک پانی کی طرف متوجہ ہیں۔ اور غیر فانی حُسن کے ساغر کو چھوڑ کر جامِ فانی سے مطمئن ہو گئے ہیں۔ کس قدر بری ہے وہ چیز جس پر اس نے قناعت کر لی ہے۔

اے فرزندِ خاک!

محبوب لایزال کی بے مثال شراب سے بے رخی نہ کر اور فانی اور گندی شراب کی طرف توجہ نہ کر۔ ساقیِ احدیت کے ہاتھوں سے حیاتِ ابدی کا جام لے تا کہ تو سراپا حکمت ہو جائے اور فرشتۂ غیب کا رُوحانی نغمہ سن سکے۔ کہہ دے اے پست فطرت لوگو! تم میری مقدس و ابدی شراب چھوڑ کر آبِ فانی کی طرف کیوں متوجہ ہو گئے ہو؟

کہہ دے اے اہلِ زمین!

اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ ایک بلائے ناگہانی تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے اور ایک بڑا عذاب تمہارا منتظر ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ جو کچھ تم نے کیا ہے میری نظر سے محو ہو گیا ہے۔ نہیں اپنے جمال کی قسم! تمہارے سب اعمال سبز یاقوتی الواح میں جلی قلم سے لکھ دیئے گئے ہیں۔

اے ظالمانِ ارض!

ظلم سے اپنے ہاتھ کھینچ لو! کیونکہ میں نے قسم کھائی ہے کہ کسی کا ظلم معاف نہیں کروں گا۔ یہ میرا لاتبدیل عہد ہے جس کو میں نے لوحِ محفوظ میں لکھ کر اور اس پر اپنی عزت کی مُہر ثبت کر دی ہے۔

اے گنہگارو!

میرے تحمل نے تمہیں دلیر کر دیا ہے اور میرے صبر نے تمہیں اتنا غافل بنا دیا ہے کہ تم اپنے بے باک نفس کے آتشیں گھوڑوں پر سوار ہو کر مہلک اور خطرناک راستوں پر بے خطر دوڑے چلے جاتے ہو۔ کیا تم نے مجھے غافل یا بے خبر سمجھ لیا ہے؟

اے مہاجرین!

میں نے زبان اپنے ذکر کے لئے بنائی ہے، اس کو غیبت سے آلودہ نہ کرو اور اگر نفسِ ناری تم پر غلبہ کرے تو تم اپنے عیبوں کی یاد میں مشغول ہو جاؤ، نہ کہ میری مخلوق کی غیبت میں، کیونکہ تم میں سے ہر شخص بہ نسبت دوسرے بندوں کے اپنے آپ سے زیادہ واقف و باخبر ہے۔

اے فرزندانِ وہم!

یقین سے جان لو کہ جب قدس صمدانی کے افق سے صبح نورانی نمودار ہوگی، تو اندھیری رات میں کئے گئے پوشیدہ اعمالِ شیطانی لوگوں پر ظاہر و آشکار ہو جائیں گے۔

اے گیاہ خاک!

کیا وجہ ہے کہ تو ان ہاتھوں کو جو شکر سے آلودہ ہوتے ہیں اپنے کپڑوں کو نہیں لگاتا مگر ایسے دل کے ساتھ جو ہوا و ہوس کی گندگی سے بھرا ہوا ہے تو کیوں میرے ساتھ رہنے کا خواہشمند ہے اور میرے مما لک قُدس میں داخل ہونا چاہتا ہے؟ افسوس! افسوس! اس پر جو تم چاہتے ہو!

اے فرزندانِ آدم!

صرف مقدس کلام اور پاک و پاکیزہ اعمال ہی احدیت کے پرجلال آسمان پر جاتے ہیں۔ کوشش کرو کہ تمہارے اعمال ریا و کدُورت کی دھول اور نفس و ہویٰ کے میل سے پاک ہوں، تا کہ وہ بارگاہ عزّت میں قبول ہوں کیونکہ عنقریب انسانی وجود کو پَرکھنے والے معبودِ حقیقی کی بارگاہ میں خالص تقویٰ اور مقدس اعمال کے سوا کوئی چیز قبول نہ کریں گے۔ یہ ہے حکمت و معانی کا آفتاب جو دہنِ مشیتِ ربّانی کے افق سے طلوع ہوا ہے۔ مبارک ہو ان کو جو اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

اے فرزندِ عیش!

بہت خوب ہے عالمِ وجود اگر تو اس میں داخل ہو جائے اور مُلکِ بقاِ بہت ہی عمدہ جگہ ہے بشرطیکہ تو مُلکِ فنا سے نکل آئے اور مستی کا سُرور پُر لُطف ہے، تو معانی کا ساغر اس غلامِ الٰہی کے ہاتھوں سے پی۔ اگر تو یہ مرتبہ حاصل کر لے تو تباہی و فنا اور محنت و خطا سے آزاد ہو جائے گا۔

اے میرے دوستو!

تم اس عہد کو یاد کرو جو تم نے رمّان کی مبارک سرزمین پر واقع جبل فاران پر میرے ساتھ باندھا تھا اور عالی مرتبہ لوگوں اور بقا کے شہروں میں بسنے والوں کو اُس عہد پر گواہ بنایا تھا۔ لیکن اب میں اس عہد پر کسی کو قائم نہیں دیکھتا۔ یقیناً غرور اور نافرمانی نے اس عہد کو تمہارے دلوں سے اسطرح مٹا دیا ہے کہ اس کا نشان تک باقی نہ رہا لیکن میں نے دانستہ صبر کیا اور اس بات کو ظاہر نہیں کیا۔

اے میرے بندے!

تیری مثال ایسی تیز دھار تلوار کی سی ہے جو مَیلے غلاف میں چھپی رہتی ہے اور جوہریوں سے اس کی قدر و قیمت پوشیدہ رہتی ہے۔ پس تو نفس و ہویٰ کے غلاف سے نکل آ، تا کہ تیری اہمیت اہلِ عالم پر روشن اور تابان ہو جائے۔

اے میرے دوست!

تو میرے مقدس آسمانوں کا آفتاب ہے۔ اپنی تابانی کو دنیاوی آلودگیوں کا گہن لگنے سے بچا۔ غفلت کے پردہ کو پھاڑ دے تاکہ تو بادلوں سے بے نقاب نکل آئے اور تمام موجودات کو خلعتِ ہستی سے آراستہ کردے۔

اے فرزندانِ غرور!

دنیا کی چندروزہ سلطنت کی خاطر تم نے میری جبروتِ بقا کو چھوڑ دیا اور اپنے آپ کو دنیاوی رنگینیون سے سجاتے ہو اور اُس پر فخر کرتے ہو۔ اپنے جمال کی قسم! میں سب کو خاک کے خیمۂ یک رنگ میں لے آؤں گا اور ان مختلف رنگوں کو مٹا دوں گا سوائے ان لوگوں کے جو میرا رنگ اختیار کریں گے جو تمام رنگوں سے پاک و مقدّس ہے۔

اے فرزندانِ غفلت!

فانی سلطنت سے دل نہ لگاؤ اور اس پر خوش نہ ہو۔ تمہاری مثال اس غافل پرندہ کی سی ہے جو کسی باغ میں ایک شاخ پر بیٹھا ہوا نہایت اطمینان سے نغمہ سرائی کررہا ہو کہ دفعتاً صیادِ اجل اُسے خاک پر گرادے اور پھر نہ تو اسکی نغمہ سرائی باقی رہتی ہے اور نہ ہی اس کے جسم اور رنگ کا کوئی نشان۔ پس اے نفس و ہوٰی کے بندو! نصیحت حاصل کرو۔

اے میری کنیز کے فرزند!

ہدایت ہمیشہ اقوال سے ہوتی رہی ہے مگر اس زمانے میں اعمال سے ہونی مقدر ہوئی ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اس کے وجود سے تمام پاک و پاکیزہ اعمال ظاہر ہوں کیونکہ اقوال میں سب شریک ہیں لیکن مقدّس اور پاک اعمال ہمارے دوستوں کیلئے مخصوص ہیں۔ پس جان و دل سے کوشش کرو تاکہ تم اعمال میں تمام لوگوں سے ممتاز ہوجاؤ۔ ہم نے مقدّس اور روشن لوح میں تمہیں اسی طرح نصیحت کی۔

اے فرزندانِ انصاف!

رات کے وقت لا فانی ہستی کا جمال زمرّدی وفا کی بلندیوں سے سدرۃ المنتہٰی کی طرف لوٹ گیا اور ایسی گریہ وزاری کی کہ تمام آسمانی گروہ اور عالم بالا کے رہنے والوں نے اس کی گریہ وزاری پر نالہ کیا جب پوچھا گیا کہ یہ گریہ وزاری کس لئے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں حکم کے مطابق کوہ وفا پر منتظر رہا لیکن زمین والوں میں بوئے وفا نہ پائی اور میں نے واپسی کا ارادہ کیا ہی تھا کہ چند مقدس کبوتروں کو دنیا کے کتّوں کے پنجوں میں تڑپتے دیکھا۔ اس وقت خدائی حور قصر روحانی سے بے نقاب دوڑتی ہوئی آئی اور ان کے نام پوچھے۔ سب نام بتادیئے مگر ایک نام نہیں بتایا۔ جب اِصرار ہوا تو زبان سے نام کا پہلا حرف نکلا۔ اس پر جنت کے حجروں میں رہنے والے اپنے اپنے مقام عظمت سے نکل آئے اور جب دوسرا حرف بیان ہوا تو سب کے سب خاک پر گر پڑے۔ اس وقت قرب الٰہی کے پوشیدہ مقام سے آواز آئی کہ اس سے زیادہ اظہار جائز نہیں۔ بے شک ہم ان کے گزشتہ اور موجودہ اعمال پر گواہ ہیں۔

اے میری کنیز کے فرزند!

رحمٰن کی زبان سے معرفت کی سلسبیل پی لے اور کلام الٰہی کے مشرق سے میرے آفتاب بیان کے انوار کی تابانی مشاہدہ کر۔ میری حکمت لدّنی کے بیج اپنے دل کی پاک زمین پر بکھیر۔ اور یقین کے پانی سے سیراب کر، تاکہ قلب کے مقدّس شہر سے میرے علم وحکمت کی سرسبز کونپلیں نکل آئیں۔

اے فرزند ہوٰی!

تو کب تک خواہش نفسانی کی ہوا میں اڑتا رہے گا؟ میں نے تجھے اِس لئے پر عنایت کئے تاکہ تو معرفت کی مقدّس ہوا میں پرواز کرے نہ کہ شیطانی وہم کی فضا میں۔ میں نے تجھے اپنے گیسوئے مشکیں سنوارنے کیلئے کنگھی دی تھی نہ کہ میرا گلا زخمی کرنے کیلئے!

اے میرے بندو!

تم میرے باغ کے درخت ہو۔ تمہیں چاہیے کہ نئے نئے اچھے پھل دو تاکہ تم خود اور دوسرے لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ لہٰذا سب پر واجب ہے کہ دست کاریوں اور پیشوں میں مشغول ہوں ۔اے صاحبانِ عقل! ثروت کے اسباب یہی ہیں اور بے شک امور، اسباب سے وابستہ ہیں اور خدا کا فضل تمہارے لئے کافی ہے۔ بے ثمر درخت جلانے کے قابل تھے اور رہیں گے۔

اے میرے بندے!

سب سے زیادہ پست لوگ وہ ہیں جو زمین پر بے ثمر موجود ہیں اور در حقیقت وہ مُردوں میں شمار ہوتے ہیں بلکہ خدا کے نزدیک ان بے کار اور ناکارہ لوگوں سے مردے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔

اے میرے بندے!

سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو کسی پیشہ کے ذریعہ روزی حاصل کرتے ہیں اور محض خدائے ربّ العالمین کی محبت کے لئے اپنے آپ پر اور اپنے عزیز و اقارب پر خرچ کرتے ہیں۔

روحانی معانی کی دلہن جو بیان کے پردوں میں پوشیدہ تھی اب عنایت الٰہی اور الطاف ربّانی سے جمالِ دوست کی روشن شعاع کی طرح ظاہر و ہویدا ہوگئی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں اے دوستو! کہ نعمت تمام اور حجت کامل، برہان ظاہر اور دلیل ثابت ہوگئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تمہاری ہمت و کوشش، راہ انقطاع کے مراتب کیسے طے کرتی ہے۔ اس طرح تم پر اور آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والوں پر نعمت پوری ہوگئی۔ سب تعریف خدا ہی کے لئے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

کلماتِ حکمت

ہر بھلائی کا سرچشمہ

خدا پر بھروسہ کرنا، اس کے حکم کی اطاعت کرنا اور اس کی رضا پر راضی رہنا ہے۔

حکمت کا جوہر

خدا کا خوف ہے، اس کی سَطوت اور سزا کا خوف، اور اُس کے عدل اور فیصلے سے ڈرتے رہنا ہے۔

جوہرِ دین

خدا کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا ہے اسے قبول کرنا اور اس نے اپنی محکم کتاب میں جو احکام دیئے ہیں ان پر عمل کرتے رہنا ہے۔

سرچشمہ عزت

یعنی جو کچھ پروردگار کی طرف سے بندے کو عطا کیا گیا ہے اسے قبول کرنا اور جو اس کے لئے مقدّر کیا گیا ہے اس پر قناعت کرنا ہے۔

جوہر محبت

انسان کا محبوب حقیقی سے لوَ لگانا اور اس کے ماسوا سے روگردانی کرنا اور اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنے پروردگار کی رضا حاصل کرنا ہے۔

حقیقی ذکر

اپنے قابل ستائش پروردگار کے سوا سب کو بھول کر صرف اس ہی کا ذکر کرتے رہنا ہے۔

حقیقی توکل

یہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگا پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے کوئی کام دھندہ کرے اور صرف اس ہی کے فضل پر نظر رکھے کیونکہ تمام بندوں کا مقدّر اس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔

جوہر انقطاع

بندے کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے لوَ لگائے اور اس کی بارگاہ میں باریابی حاصل کرے پھر اسی کے چہرے کی طرف متوجہ رہتے ہوئے اس کے سامنے گواہ کے طور پر کھڑا رہے۔

جوہر ادراک

یہ ہے کہ انسان اپنی تنگ دستی کا اقرار کرے اور اپنے عزیز ومختار پروردگار کی رضا پر راضی رہے۔

جوہر قدرت وشجاعت

ہونے سے مراد کلمۃ اللہ بلند کرنا ہے اور اس کی محبت پر استقامت کرنا ہے۔

جوہر احسان

یہ ہے کہ بندہ خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرکے ان کا اظہار کرے اور ہر حال میں اس کا شکر گزار رہے۔

جوہر ایمان

سے مراد باتیں کم اور عمل کا زیادہ ہونا ہے۔ جس کے اقوال عمل سے زیادہ ہوں تو یہ جان لو کہ بیشک اس کی موت اس کی زندگی سے بہتر ہے۔

جوہر سلامتی

یہ ہے کہ خاموشی اختیار کی جائے، اشیاء کے انجام پر غور کیا جائے اور دنیا سے کنارہ کشی کرلی جائے۔

جوہر عالی ظرفی

کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب انسان اپنی دولت کو خود پر، اپنے اہل وعیال پر اور اپنے غریب دینی بھائیوں پر خرچ کرنا ہے۔

جوہر دولت

مجھ سے محبت کرنا ہے۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ہر شے کا مالک ہے اور جو مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ یقیناً غریب ومحتاج ہے یہ وہ بات ہے جو انگشت عزیز ومنیر سے نازل ہوئی ہے۔

ہر برائی کی جڑ

انسان کا اپنے پروردگا کی طرف سے غافل ہو کر اس کے سوا کسی اور سے دل لگانا ہے۔

جوہر نار

خدا کی آیت پر اعتراض کرنا، اور جو کچھ اس کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے مقابل تکبر کرنا ہے۔

تمام علوم کا سرچشمہ

خدا کا عرفان ہے جو اس کے مظہر ظہور کے عرفان کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

جوہر ذلت

خدائے رحمٰن کے سائے سے نکل کر شیطانی پناہ گاہ میں چلے جانا ہے۔

جوہر کفر

خدائے برحق کا انکار کرنا اور اس کے سوا کسی اور پر اعتماد کرنا اور اس کے فیصلوں سے دور ہونا ہے۔

حقیقی نقصان

وہ اٹھاتا ہے جس کے ایّام اپنے آپ سے غفلت میں گذرے۔

جو کچھ ہم نے تیرے لئے بیان کیا ان سب کا جوہر انصاف ہے جس سے مراد انسان کا وہم اور تقلید سے آزاد ہونا ہے اور اس کی صنّاعی کو وحدت کی نگاہ سے اور ہر شے کو تحقیق کی آنکھ سے دیکھنا ہے۔ ہم نے تجھے اس طرح ہدایت دی تیرے سامنے کلمات حکمت ظاہر کئے ہیں تا کہ تو اپنے پروردگار کا شکر ادا کرے اور لوگوں میں اس عنایت پر فخر کرے۔